Lesson 8: Ale Imraan (Ayaat 92 - 101): Day 146

سُوۡرَۃُ آلِ عِمرَان کی تفسیر

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ۬ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ

لَنۡ	تَنَالُوا	الۡبِرَّ	حَتّٰی	تُنۡفِقُوۡا	مِمَّا	تُحِبُّوۡنَ	وَمَا	تُنۡفِقُوۡا	مِنۡ	شَیۡءٍ
ہرگز نہ	پہنچو گے تم	نیکی کو	یہاں تک کہ	خرچ کرو تم	اس چیز سے کہ	دوست رکھتے ہو تم	اور جو کچھ	خرچ کرو تم	سے	کسی چیز

(مومنو!) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہِ اللہ میں) صرف نہ کروگے کبھی نیکی حاصل نہ کرسکوگے اور جو چیز تم صرف کروگے

فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیۡمٌ (٩٢) کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ

فَاِنَّ	اللّٰہَ	بِہٖ	عَلِیۡمٌ	کُلُّ	الطَّعَامِ	کَانَ	حِلًّا	لِّبَنِیۡۤ	اِسۡرَآءِیۡلَ
پس بیشک	اللہ	ساتھ اسکے	جاننے والا ہے	تمام	کھانا	تھا	حلال	واسطے بنی	اسرائیل کے

اللہ اس کو جانتا ہے (٩٢) بنی اسرائیل کے لیے تورات کے نازل ہونے سے پہلے کھانے کی تمام چیزیں حلال تھیں

اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسۡرَآءِیۡلُ عَلٰی نَفۡسِہٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىۃُ ؕ

اِلَّا	مَا	حَرَّمَ	اِسۡرَآءِیۡلُ	عَلٰی	نَفۡسِہٖ	مِنۡ	قَبۡلِ	اَنۡ	تُنَزَّلَ	التَّوۡرٰىۃُ
مگر	جو	حرام کیا تھا	یعقوب نے	اوپر	جان اپنی کے	اس سے	پہلے	کہ	اتاری جائے	توریت

بجز ان کے جو یعقوب نے خود اپنے اوپر حرام کر لی تھیں۔

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰىۃِ فَاتۡلُوۡہَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ (٩٣) فَمَنِ افۡتَرٰی

قُلۡ	فَاۡتُوۡا	بِالتَّوۡرٰىۃِ	فَاتۡلُوۡہَاۤ	اِنۡ	کُنۡتُمۡ	صٰدِقِیۡنَ	فَمَنِ	افۡتَرٰی
کہہ	پس لاؤ تم	توریت کو	پس پڑھو اس کو	اگر	ہو تم	سچے	پس جو کوئی	باندھ لیوے

کہہ دو کہ اگر سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے پڑھو (یعنی دلیل پیش کرو) (٩٣). جو اس کے

عَلَی اللّٰہِ الۡکَذِبَ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ (٩٤) قُلۡ

عَلَی	اللّٰہِ	الۡکَذِبَ	مِنۡۢ بَعۡدِ	ذٰلِکَ	فَاُولٰٓئِکَ	ہُمُ	الظّٰلِمُوۡنَ	قُلۡ
اوپر	اللہ کے	جھوٹ	پیچھے	اس کے	پس یہ لوگ	وہی ہیں	ظالم	کہہ

بعد بھی اللہ پر جھوٹے افترا کریں تو ایسے لوگ ہی بے انصاف ہیں (٩٤) کہہ دو کہ

صَدَقَ اللّٰہُ ۟ فَاتَّبِعُوۡا مِلَّۃَ اِبۡرٰہِیۡمَ حَنِیۡفًا ؕ وَ مَا کَانَ مِنَ

صَدَقَ	اللّٰہُ	فَاتَّبِعُوۡا	مِلَّۃَ	اِبۡرٰہِیۡمَ	حَنِیۡفًا	وَمَا	کَانَ	مِنَ
سچ کہا	اللہ نے	پس پیروی کرو	دین	ابراہیم	حنیف کی	اور نہ	تھا	سے

اللہ نے سچ فرمادیا۔ پس دینِ ابراہیم کی پیروی کرو جو سب سے بے تعلق ہو کر ایک (اللہ) کے ہو رہے تھے اور

الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

الْمُشْرِكِيْنَ	اِنَّ	اَوَّلَ	بَيْتٍ	وُّضِعَ	لِلنَّاسِ	لَلَّذِيْ	بِبَكَّةَ	مُبٰرَكًا
مشرکوں	بے شک	پہلا	گھر	مقرر کیا گیا	واسطے لوگوں کے	وہ ہے جو	بیچ مکہ کے ہے	برکت والا

مشرکوں سے نہ تھے ﴿٩٥﴾ پہلا گھر جو لوگوں (کے عبادت کرنے) کے لیے مقرر کیا گیا تھا وہی ہے جو مکے میں ہے۔ بابرکت

وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٦﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ

وَّ	هُدًى	لِّلْعٰلَمِيْنَ	فِيْهِ	اٰيٰتٌ	بَيِّنٰتٌ	مَّقَامُ	اِبْرٰهِيْمَ	وَمَنْ
اور	ہدایت ہے	واسطے عالموں کے	بیچ اس کے	نشانیاں ہیں	ظاہر	مقام	ابراہیم کا	اور جو کوئی

اور جہان کیلئے موجب ہدایت ﴿٩٦﴾ اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ جو شخص

دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ

دَخَلَهٗ	كَانَ	اٰمِنًا	وَلِلّٰهِ	عَلَى	النَّاسِ	حِجُّ	الْبَيْتِ	مَنِ	اسْتَطَاعَ
داخل ہوا اس میں	ہوتا ہے	امن میں	اور واسطے اللہ کے	اوپر	لوگوں کے	حج کرنا	اس گھر کا	جو کوئی	پاسکے

اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا۔ اور لوگوں پر اللہ کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک جانے کا

اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٧﴾ قُلْ

اِلَيْهِ	سَبِيْلًا	وَمَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَنِيٌّ	عَنِ	الْعٰلَمِيْنَ	قُلْ
طرف اسکے	راہ	اور جو کوئی	کافر ہو	پس بے شک	اللہ	بے پرواہ ہے	سے	جہانوں	کہہ

مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے۔ اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ بھی اہلِ عالم سے بے نیاز ہے ﴿٩٧﴾ کہو

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا

يٰۤاَهْلَ	الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ	اللّٰهِ	وَاللّٰهُ	شَهِيْدٌ	عَلٰى	مَا
اے اہل	کتاب	کیوں	تم کفر کرتے ہو	ساتھ نشانیوں	اللہ کے	اور اللہ	گواہ ہے	اوپر	اس چیز کے کہ

کہ اے اہل کتاب! تم اللہ کی آیتوں سے کیوں کفر کرتے ہو اور اللہ تمہارے سب اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٨﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ

تَعْمَلُوْنَ	قُلْ	يٰۤاَهْلَ	الْكِتٰبِ	لِمَ	تَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِيْلِ	اللّٰهِ	مَنْ
کرتے ہو تم	کہہ	اے اہل	کتاب	کیوں	بند کرتے ہو	سے	راہ	اللہ کی	اس شخص کو کہ

باخبر ہے ﴿٩٨﴾ کہو کہ اے اہل کتاب تم مومنوں کو اللہ کے رستے سے کیوں روکتے

أَمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَّأَنْتُمْ شُهَدَآءُ ۗ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

أَمَنَ	تَبْغُونَهَا	عِوَجًا	وَّ	أَنْتُمْ	شُهَدَآءُ	وَمَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا
ایمان لایا	چاہتے ہو واسطے اسکے	کجی	اور	تم	گواہ ہو	اور نہیں	اللہ	غافل	اس چیز سے کہ

ہو اور باوجودیکہ تم اس سے واقف ہو اس میں کجی نکالتے ہو اور اللہ تمہارے کاموں سے

تَعْمَلُونَ (٩٩) يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوٓا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِّنَ الَّذِينَ

تَعْمَلُونَ	يٰٓأَيُّهَا	الَّذِينَ	اٰمَنُوٓا	إِنْ	تُطِيعُوا	فَرِيقًا	مِّنَ	الَّذِينَ
کرتے ہو تم	اے لوگو	جو	ایمان لائے ہو	اگر	تم اطاعت کرو	ایک فرقے کی	سے	ان لوگوں میں جو

بے خبر نہیں (۹۹) مومنو! اگر تم اہل کتاب کے کسی فریق کا کہا مان لوگے

أُوتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كٰفِرِينَ (١٠٠) وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ

أُوتُوا	الْكِتٰبَ	يَرُدُّوكُمْ	بَعْدَ	إِيمَانِكُمْ	كٰفِرِينَ	وَكَيْفَ	تَكْفُرُونَ
دیئے گئے ہیں	کتاب	پھیر دیں گے تم کو	پیچھے	ایمان تمہارے کے	کافر	اور کیوں کر	کفر کروگے تم

تو وہ تمہیں ایمان لانے کے بعد کافر بنا دیں گے (۱۰۰) اور تم کیونکر کفر کروگے

وَأَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ يَّعْتَصِمْ

وَأَنْتُمْ	تُتْلٰى	عَلَيْكُمْ	اٰيٰتُ	اللّٰهِ	وَفِيكُمْ	رَسُولُهُ	وَمَنْ	يَّعْتَصِمْ
اور حالانکہ	پڑھی جاتی ہے	اوپر تمہارے	نشانیاں	اللہ کی	اور بیچ تمہارے ہے	پیغمبر اس کا	اور جو کوئی	محکم پکڑے

جبکہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اس کے پیغمبر موجود ہیں۔ اور جس نے اللہ (کی ہدایت کی رسی) کو

بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (١٠١) ع

بِاللّٰهِ	فَقَدْ	هُدِيَ	إِلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِيمٍ			
اللہ کو	پس تحقیق	راہ دکھایا گیا	طرف	راہ	سیدھی کے			

مضبوط پکڑ لیا وہ سیدھے رستے لگ گیا (۱۰۱)

سبق کا خلاصہ: آج کے سبق میں ہم دیکھیں گے کہ حقیقی نیکی کیا ہوتی ہے؟ پہلی بات یہ کہ آج اُمتِ مسلمہ نیکیوں کے نام پر جو کچھ کر رہی ہے کیا اُس سے اِن کے دِل کو اطمینان ہے؟ دوسری بات یہود کے دو پراپیگنڈوں کا جواب ہے۔ اللہ نے یہ آیات نازل کر کے یہود کو لاجواب کر دیا۔ تیسری بات خانہ کعبہ کی تاریخ پڑھیں گے۔ تاریخِ مکّہ پڑھیں گے۔ اور چوتھی باتیں اہلِ کتاب کی سازشیں جن سے وہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتے ہیں۔

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰى تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ وَمَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَىۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ

﴿۹۲﴾ ہر گز نیکی میں کمال حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو اور جو چیز تم خرچ کرو گے بے شک اللہ اسے جاننے والا ہے۔

فعل سے پہلے لَنۡ کے لگنے سے بات میں شدّت پیدا ہوتی ہے۔ کہ تم ہر گز نہیں پاسکو گے۔ یعنی Never۔ it's not possible۔ الۡبِرَّ، نیکی، اللہ کی محبت۔ خیرِ کثیر۔ تُنۡفِقُوۡا، ن ف ق یعنی خرچ کرنا۔ ایک ہاتھ سے چیز آئی اور آپ نے آگے دے دی۔ Tunnel۔ یعنی چیز واپس نہیں آئے گی، ٹنل سے آگے چلی گئی۔ مِمَّا من مالفظ ہے یعنی 'کچھ خرچ کرو' کچھ دے دو۔

یہ آیت سورۃ البقرہ کی آیت 177 آیت البرّ کے ایک حصّے کی تفسیر ہے۔ یعنی نیکی ہے کہ تو وہاں کچھ تفصیلات کے بعد یہ ذِکر بھی تھا کہ "۔۔۔ اسکی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سوال کرنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں مال دے۔۔۔"

نیکی کی اعلیٰ ترین قسم کی تفصیل ہے۔ کہ اللہ کی محبت پانے کے لئے اُس کے بندوں پر خرچ کیا جائے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اوقات اُمتِ مسلمہ کے پاس سب کچھ ہوتے ہوئے بھی سکون نہیں ہے۔

توہمیں بِرّ کرنی پڑے گی۔ سوچیں ذرا کہ ہم جب سمندر میں سفر کرتے ہیں تو کچھ گھبر ائے ہوتے ہیں۔ توبِرّ کیا ہے سکون والی نیکی، جس طرح انسان خشکی پر آکر اطمینان پاتا ہے۔اسی طرح ایسی نیکی جس سے سکون و اطمینان ملے۔

ہم آج نیکیوں کے نام پر بہت کچھ کرتے ہیں۔ کچھ لوگ نیکی کے نام پر علم حاصل کرتے ہیں۔ کچھ جہاد کرتے ہیں۔ کچھ سوشل ورک / فلاحی کام کرتے ہیں۔ اَصل نیکی کیا ہے؟

کوئی بھی نیکی کرنے سے پہلے اپنے دِل کو چیک کریں کہ ہم یہ نیکی کیوں کر رہے ہیں؟

جب بھی کسی کو اسلام کی دعوت دیں تو انہیں یہ بتائیں کہ اسلام قبول کرنے سے آپ کو دِلی سکون اور اطمینان ملے گا۔ مثال جب بھوک اور پیاس لگتی ہے تو کام میں دل نہیں لگتا۔ ہم اطمینان اُس وقت محسوس کرتے ہیں جب ہماری تمام ضروریات پوری ہو چکی ہوتی ہیں۔

انسان کو سب سے بڑھ کر سکون اور اطمینان کب ملے گا جب ہم اللہ کو یہ دِکھا دیں کہ اللہ آپ میری زندگی میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ اللہ سب سے اوپر ہے۔ اللہ میری زندگی میں اوّل نمبر پر ہے۔

ہم نے پیچھے بھی پڑھا اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا پہلا درجہ ہے العفو۔ یعنی ضرورت سے زائد اللہ کی راہ میں دیں۔ سب سے اوپر کی نیکی یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں وہ دو جس سے تمہیں محبت ہے۔ سارا نہیں لیکن کچھ تو دو۔ بہترین میں سے دو۔

ثواب تو دونوں طرح ہو گا۔ ضرورت سے زائد دینے پر بھی اور اللہ کی محبت میں دینے سے بھی، لیکن درجہ مختلف ہو گا۔

مثال ہمارے پرانے جوتے یا کپڑے کسی کے کام آسکتے ہیں۔ گرم کپڑے کسی کی ضرورت پوری کر سکتے ہیں۔ ایک وقت یہ کو خود کو پسند نہیں وہ اللہ کی راہ میں دوں۔ جو مجھے ضرورت نہیں چلو وہ کسی دوسرے کے کام آئے۔ پھر تقویٰ بڑھتا ہے تو وہ بھی اللہ کی راہ میں دوں جو مجھے خود کو پسند ہے۔

ہم عام طور پر یہ دیکھتے ہیں کہ کم از کم اللہ کی راہ میں کیا دوں۔ صحابہ کرامؓ یہ سوچتے تھے کہ سب سے اعلیٰ درجہ کیا ہے؟

عمرؓ نے یہ آیت پڑھی تو سوچا مجھے سب سے زیادہ محبت کس چیز سے ہے، اللہ کی راہ میں کیا دوں؟ دِل نے کہا کہ خیبر کی زمین سب سے پیاری ہے۔ صحابہ کرامؓ کو بہت عرصے بعد کھڑی فصلوں والی زمینیں ملی تھیں۔ عمرؓ اللہ کے نبیؐ کے پاس آگئے کہ یارسولؐ اللہ میں اپنی خیبر کی زمین اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ زمین اپنے پاس رکھو اور اُس کی پیداوار کو اللہ کی راہ میں دے دیا کرو یعنی وقف کر دو۔ یہ بہت اچھا مشورہ تھا۔

اس سے فائدہ یہ ہوتا ہے کہ جب چیز آپ کے اپنے پاس ہوتی ہے تو آپ اُس کو بہترین طریقے سے خرچ کر سکتے ہیں۔ جس کو اللہ کی راہ میں دینے کا سلیقہ آگیا وہ کامیاب انسان ہے۔ جب جذبے اور اخلاص سے چیز اللہ کی راہ میں دی جائے تو خیال رہتا ہے کہ اللہ کا مال ضائع نہ جائے۔

اَب وقف کا یہ فائدہ ہُوا کہ عمرؓ کی زمین سے ایک مستقل آمدنی اللہ کی راہ میں جانے لگی۔

ہمارے اپنے خاندانوں میں مثالیں موجود ہیں کہ بزرگوں نے اپنی کچھ جائدادیں وقف کر دیں اور اپنے لئے مستقل صدقۂ جاریہ چھوڑا۔

ابنِ عمرؓ نے سوچا کہ مجھے سب سے پیارا کیا ہے؟ میں اللہ کی راہ میں کیا دوں؟ تو انہیں خیال آیا کہ مجھے سب سے زیادہ ایک رومی لونڈی پسند ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے وہ لونڈی اللہ کی راہ میں دے دی۔ پھر کہتے ہیں کہ اگر اللہ کی راہ میں دی ہوئی چیز واپس ہو سکتی تو میں وہ لونڈی خرید کر آزاد کر تا اور پھر اُس سے نکاح کر لیتا۔ لیکن نہیں جس چیز سے محبت تھی وہ اللہ کی راہ میں دے دی۔

زید بن حارثہؓ اللہ کے نبیؐ کے منہ بولے بیٹے تھے۔ وہ یہ آیت سُن کر اپنا سُبل نامی گھوڑا لے کر آ گئے کہ مجھے یہ پسند ہے میں یہ اللہ کی راہ میں دینا چاہتا ہوں۔ اُن کے پاس ایک ہی گھوڑا تھا اور بہت پسند تھا۔ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا کہ تم رکھ لو۔ وہ بولے نہیں مجھے یہ بہت پسند ہے اور یہ میں اللہ کو دینا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے وہ گھوڑا اُن سے لے کر اُن کے بیٹے اُسامہ کو تحفے میں دے دیا۔

ہم ہوتے تو خوش ہوتے کہ چلو چیز واپس مل گئی اور نام بھی ہو گیا۔ وہ کہنے لگے یا رسولؐ اللہ کیا اللہ کو میرا تحفہ پسند نہیں آیا کہ آپؐ نے واپس کر دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں تم نے دے دیا، اَب میں اپنی خوشی سے واپس تحفہ دے رہا ہوں۔

کیا یہ سُن کر ہمیں لگتا ہے کہ وہ اِس دُنیا کے انسان تھے؟

کیا وہ اپنا نفع نقصان دیکھتے تھے؟ کیا اللہ کی راہ میں سوچ سوچ کر دیتے تھے؟ کیا حساب کتاب لگاتے تھے کیا کیا دینگے تو کیا بچے گا؟

ابو طلحہؓ نے جب یہ آیت سُنی تو اُن کے پاس ایک کنواں تھا۔ جو ایک باغ میں تھا۔ اِن کو سب سے زیادہ اپنا وہ باغ پسند تھا جس میں وہ میٹھے پانی کا کنواں بھی تھا۔ وہ اللہ کے نبیؐ کے پاس آئے اور کہا یا رسولؐ اللہ مجھے اپنا یہ باغ بہت پسند ہے، میں یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھا ایسا کرو اپنے رشتے داروں کو دے دو۔ اپنے چچا کے بیٹوں کو دے دو۔ اُنہوں نے ایسا ہی کی۔

ہمارے حالات کیا ہیں؟ کیا ہم اپنی جائیداد کسی رشتے دار کو دیتے ہیں؟ ہمیں مسجد کو دینا آسان لگتا ہے لیکن رشتے دار کو نہیں دیتے۔

حضرت میمونہؓ نے جب یہ آیت سُنی تو اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا۔ اللہ کے نبیؐ کو بعد میں پتا چلا۔

یہاں سے یہ دلیل بھی ملتی ہے کہ عورت اپنا مال خاوند یا کسی اور رشتے دار کی اجازت کے بغیر خرچ کر سکتی ہے۔

ہمارے معاشرے میں بعض اوقات عورت کو شادی پر زیور یا حق مہر دیا جاتا ہے لیکن وہ اپنی مرضی سے خرچ نہیں کر سکتی۔ وہ مال عورت کا ہے صرف اُسی کا اُس پر حق ہے۔

اب ہم یہ سوچیں کہ میں نے بھی یہ آیت پڑھ لی ہے میرے احساسات کیا ہیں؟

میرا عمل کیسا ہو گا؟